سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

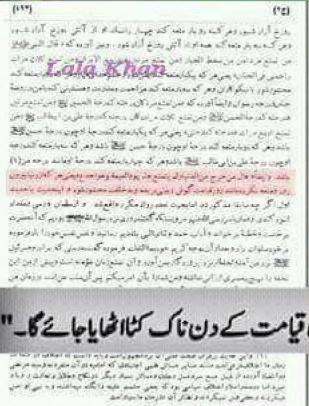

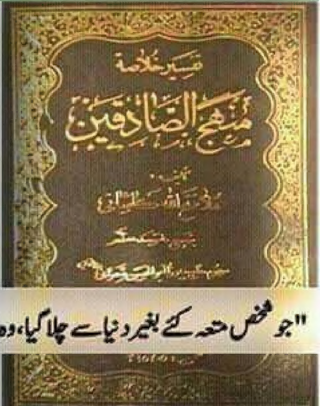
تفسیر خلاصۃ
منہج الصادقین

"جو شخص متعہ کئے بغیر دنیا سے چلا گیا، وہ قیامت کے دن ناک کٹا اٹھایا جائے گا۔"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

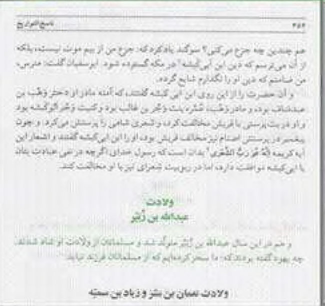

هم چندین چه جزع می‌کنی؟ سوگند یاد کرده که: جزع من از بیم موت نیست، بلکه از آن می‌ترسم که دین ابن ابی‌کبشه¹ در مکه گسترده شود. ابوسفیان گفت: مترس، من ضامنم که دین او را نگذارم شایع گردد.

و آن حضرت را از این روی ابن ابی کبشه گفتند که آمنه مادر او دختر وهب بن عبدمناف بود و مادر وهب، قیله بنت وجز بن غالب بود و کنیت وجز ابوکبشه بود و او در پرستش با قریش مخالفت کرده و شعری شامی را پرستش می‌کرد و چون پیغمبر در پرستش اصنام نیز مخالف قریش بود او را ابن ابی کبشه گفتند و اشعار این آیه کریمه «أَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَىٰ»² بدان است که رسول خدای اگرچه در نفی عبادت بتان با ابی‌کبشه موافقت دارد، اما در ربوبیت شعرای یمن با او مخالفت کند.

ولادت
عبدالله بن زبیر

و هم در این سال عبدالله بن زبیر متولد شد و مسلمانان از ولادت او شاد شدند چه یهود گفته بودند که: ما سحر کرده‌ایم که از مسلمانان فرزند نیاید.

ولادت نعمان بن بشیر و زیاد بن سمیه

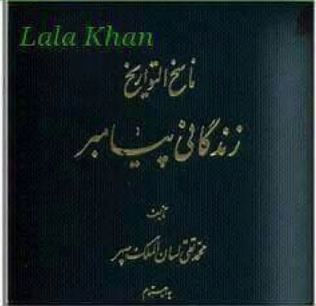

Lala Khan

ناسخ التواریخ

زندگانی پیامبر

تألیف

محمد تقی لسان الملک سپهر

جلد سوم

"ہجرت کے پہلے سال ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ متولد ہوئے اور ان کی ولادت سے اہلِ اسلام بہت خوش ہوئے، کیونکہ یہود نے مشہور کر رکھا تھا کہ ہم نے مہاجرین پر جادو کر رکھا ہے، لہٰذا ان کی نسل منقطع ہو جائے گی۔ مگر ان کی ولادت نے ان کے دعویٰ کو باطل کر دیا۔ لہٰذا اہل اسلام کو ان کی ولادت کی بہت خوشی ہوئی۔"

۳. سمیه نام مادر زیاد است. چون پدرش معلوم نبود، گاهی به نام مادر و گاهی او را زیاد بن ابیه می‌نامیدند، یعنی پسر پدرش.

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

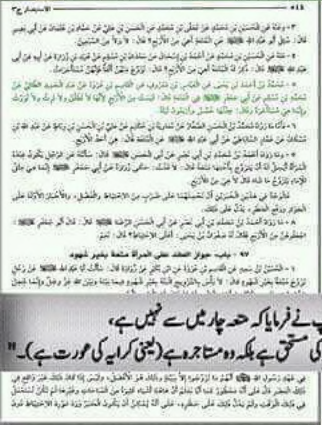

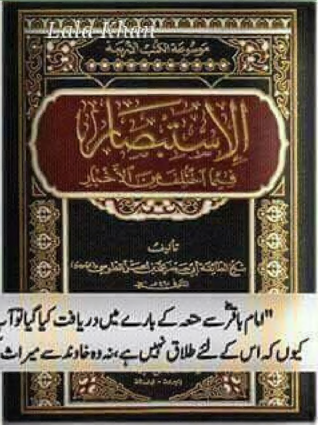

Lala Khan
موسوعة الكتب الأربعة
الاستبصار
فيما اختلف من الأخبار
تأليف
شيخ الطائفة أبي جعفر محمد بن الحسن الطوسي

"امام باقرؒ سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ متعہ چار میں سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے، نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

۶

نیز ہم یہ بھی بتادیں کہ شیعہ مذہب میں متعہ میں طلاق نہیں ہوتی جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے:

"محمد بن يحيى عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد ومحمد بن خالد البرقي عن القاسم بن عروة عن عبد الحميد عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر (ع) في المتعة قال: ليست من الأربع لأنها لا تطلق ولا ترث وإنما هي مستأجرة"

"امام باقرؒ سے متعہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ متعہ چار میں سے نہیں ہے، کیوں کہ اس کے لئے طلاق نہیں ہے، نہ وہ خاوند سے میراث کی مستحق ہے بلکہ وہ مستاجرہ ہے (یعنی کرایہ کی عورت ہے)۔"

الاستبصار، جلد: ۳، صفحہ: ۵۴۴

رافضی حضرات جو اس روایت کی بنا پر اپنے ذہن کا گند کچھ اس طرح نکالتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ نکاح ہی نہیں کیا تھا بلکہ متعہ کیا تھا اور ان سے متعہ کی صورت میں حضرت عبداللہ پیدا ہوئے تھے، تو اگر ایسا ہوتا تو حضرت اسماءؓ کو طلاق کی ضرورت نہ ہوتی مگر جب اس صورت میں دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان کو طلاق ہوئی تھی۔

ابن سعد طبقات الکبریٰ میں لکھتے ہیں:

"ان الزبير طلق أسماء فأخذ عروة وهو يومئذ صغير"

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہؓ جو ابھی بچے تھے، انہیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

الطبقات الکبریٰ، جلد: ۸، صفحہ: ۱۹۹

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت اسماءؓ نے نکاح کیا تھا، اگر انہوں نے متعہ کیا ہوتا تو ان کو طلاق کی ضرورت نہ پڑتی۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

Lala Khan

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

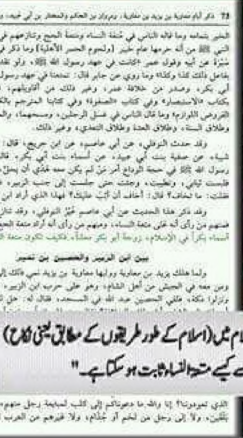

٧٢ ذكر أيام معاوية بن يزيد بن معاوية، ومروان بن الحكم والمختار بن أبي عبيد، وعبد الله بن الزبير ٧٣

الخبر بتمامه وما قاله الناس في متعة النساء ومتعة الحج وتنازعهم في ذلك وما ذكر عن النبي ﷺ من أنه حرمها عام خيبر [ولحوم الحمر الأهلية] وما ذكر في حديث الربيع بن سَبْرة عن أبيه وقول عمر «كانت في عهد رسول الله ﷺ»، ولو تقدمت بالنهي لعاقبت بفاعل ذلك كذا وكذا وما روي عن جابر قال: تمتعنا في عهد رسول الله ﷺ، وخلافة أبي بكر، وصدر من خلافة عمر، وغير ذلك من أقاويلهم، في كتابنا المترجم بكتاب «الاستبصار» وفي كتاب «الصفوة» وفي كتابنا المترجم بالكتاب «الواجب في الفروض اللوازم» وما قال الناس في غسل الرجلين، ومسحهما، والمسح على الخفين، وطلاق السنة، وطلاق العدة وطلاق التحدي، وغير ذلك.

وقد حدث النوفلي، عن أبي عاصم، عن ابن جريج، قال: حدثني منصور بن شيبة، عن صفية بنت أبي عبيد، عن أسماء بنت أبي بكر، قالت: لما قدمنا مع رسول الله ﷺ في حجة الوداع أمر من لم يكن معه هدي أن يحل. قالت: فأحللت، فلبست ثيابي، وتطيبت، وجئت حتى جلست إلى جنب الزبير، فقال: قومي عني، فقلت: ما تخاف؟ قال: أخاف أن أثب عليك! فهذا الذي أراد ابن عباس.

وقد ذكر هذا الحديث عن أبي عاصم غيرُ النوفلي، وقد تنازع الناس في ذلك: فمنهم من رأى أنه على متعة النساء، ومنهم من رأى أنه أراد متعة الحج؛ لأن الزبير تزوج أسماء بكراً في الإسلام، زوجها أبو بكر معلناً، فكيف تكون متعة النساء.

بين ابن الزبير والحصين بن نمير

ولما هلك يزيد بن معاوية وولِّيها معاوية بن يزيد نمي ذلك إلى الحصين بن نمير ومن معه في الجيش من أهل الشام، وهو على حرب ابن الزبير، فهادنوا ابن الزبير، ونزلوا مكة، فلقي الحصين عبد الله في المسجد، فقال له: هل لك يا ابن الزبير أن

الذي تعبدون؟! إنا والله ما دعوناكم إلى كلب ليبايعه رجل منهم، ولا إلى رجل من بلقين، ولا إلى رجل من لخم أو جذام، ولا غيرهم من العرب [والسواري]، ولكن

مروج الذهب
ومعادن الجوهر
للإمام أبي الحسن بن علي
المسعودي
Lala Khan

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کے ساتھ باکرہ ہونے کی حالت میں اسلام میں (اسلام کے طور طریقوں کے مطابق یعنی نکاح) شادی کی تھی، اور حضرت ابو بکرؓ نے کھلے عام یہ شادی کرائی تھی، پس اس سے کیسے متعۃ النساء ثابت ہو سکتا ہے۔"

سیدہ اسماء ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

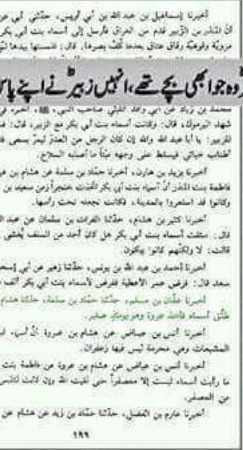

أخبرنا إسماعيل بن عبد الله بن أبي أويس، حدثني أبي عن هشام بن عروة أن المنذر بن الزبير قدم من العراق فأرسل إلى أسماء بنت أبي بكر بكسوة من ثياب مروية وقوهية رقاق عتاق بعدما كُفّ بصرها، قال: فلمستها بيدها ثم قالت: أفّ! ردّوا

"حضرت زبیرؓ نے حضرت اسماءؓ کو طلاق دے دی اور عروہؓ جو ابھی بچے تھے، انھیں زبیرؓ نے اپنے پاس رکھ لیا۔"

محمد بن زيد عن أبي واقد الليثي صاحب النبي ﷺ، أخبره في حديث رواه له شهد اليرموك، قال: وكانت أسماء بنت أبي بكر مع الزبير، قالت: فسمعتها وهي تقول للزبير: يا أبا عبد الله والله إن كان الرجل من العدو ليمر يسعى فيصيب قدمه عروة أطناب خبائي فيسقط على وجهه ميتاً ما أصابه السلاح.

أخبرنا يزيد بن هارون، أخبرنا حماد بن سلمة عن هشام بن عروة عن أبيه أو عن فاطمة بنت المنذر أن أسماء بنت أبي بكر اتخذت خنجراً زمن سعيد بن العاص للصوص، وكانوا قد استعروا بالمدينة، فكانت تجعله تحت رأسها.

أخبرنا كثير بن هشام، حدثنا الفرات بن سلمان عن عبد الكريم عن عكرمة قال: سئلت أسماء بنت أبي بكر هل كان أحد من السلف يُغشى عليه من الخوف؟ قالت: لا ولكنهم كانوا يبكون.

أخبرنا أحمد بن عبد الله بن يونس، حدثنا زهير عن أبي إسحاق عن مصعب بن سعد قال: فرض عمر الأعطية ففرض لأسماء بنت أبي بكر ألف درهم.

أخبرنا عفان بن مسلم، حدثنا حماد بن سلمة، حدثنا هشام بن عروة أن الزبير طلّق أسماء فأخذ عروة وهو يومئذ صغير.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة أن أسماء لبست المعصفرات المشبعات وهي محرمة ليس فيها زعفران.

أخبرنا أنس بن عياض عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر أنها قالت: ما رأيت أسماء لبست إلا المعصفر حتى لقيت الله وإن كانت لتلبس الدرع يقوم قياماً من العصفر.

أخبرنا عارم بن الفضل، حدثنا حماد بن زيد عن هشام عن فاطمة بنت المنذر

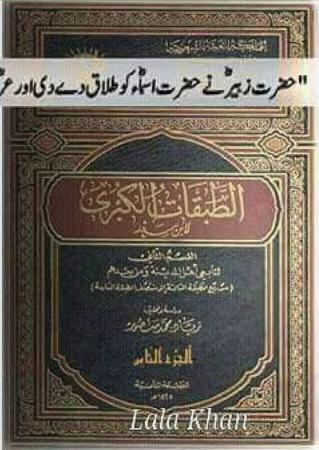

Lala Khan

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

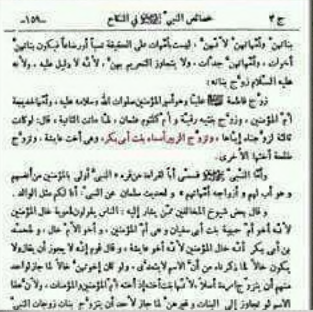

ج ٤ خصائص النبي ﷺ في النكاح ـ١٥٩ـ

بناتهن وأمهاتهن لأنهن ليست بأمهات على الحقيقة نسباً أو رضاعاً فيكون بناتهن أخوات، وأمهاتهن جدات، ولا يتجاوز التحريم بهن، لأنه لا دليل عليه، ولأنه عليه السلام زوّج بناته:

زوّج فاطمة عليها السلام علياً أمير المؤمنين صلوات الله وسلامه عليه، وأمّها خديجة أم المؤمنين، وزوّج عثمان رقية وأم كلثوم، ولما ماتت الثانية، قال: لو كانت ثالثة لزوّجناه إياها، وتزوّج الزبير أسماء بنت أبي بكر، وهي أخت عائشة، وتزوّج طلحة أختها الأخرى.

وأما النبي ﷺ فسمّي أباً لقوله عزّ وجلّ: «النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم وهو أب لهم وأزواجه أمهاتهم» ولحديث سلمان عن النبي: أنا لكم مثل الوالد.

وقال بعض شيوخ المخالفين ممّن يشار إليه: الناس يطلقون القول بأن معاوية خال المؤمنين لأنه أخو أم حبيبة بنت أبي سفيان وهي أم المؤمنين، وأخو الأم خال، ومحمد بن أبي بكر أنه خال المؤمنين لأنه أخو عائشة، وقال قوم إنه لا يجوز أن يقال ولا يكون خالاً لما ذكرناه من أن الاسم لا يتعدّى، ولو كان إخوتهن أخوالاً لما جاز لواحد منهم أن يتزوّج بامرأة أصلاً، لأنها تصبح أخته أم المؤمنين والمؤمنات، ولأن هذا الاسم لو تجاوز إلى البنات وغيرهن لما جاز لأحد أن يتزوّج ببنات زوجات النبي

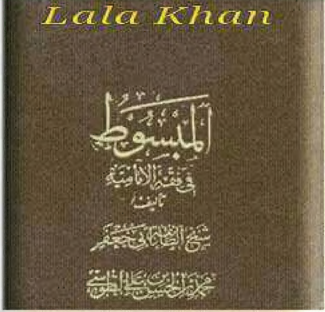

رسولؐ اللہ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں،
اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)
اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

قسم لواحدة فهل يجب عليه ابتداء أن يقسم للبواقي أم لا؟ قيل فيه وجهان.

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

۳.۴

اسی طرح شیعہ مجتہد اول شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی نے سارا مسئلہ ہی سرے سے ختم دیا۔ دختران رسول کا انکار شیعت اور اسماءؓ بنت ابی بکر پر حد کا الزام شیعت، ایک ہی پیراگراف میں طوسی نے شیعہ رافضین کے منہ بند کر دیے۔ طوسی لکھتا ہے کہ

> رسول اللہؐ نے اپنی دونوں بیٹیوں سیدہ رقیہؓ اور سیدہ ام کلثومؓ کی شادیاں سیدنا عثمانؓ سے کیں، اور فرمایا کہ اگر تیسری بیٹی بھی ہوتی تو عثمانؓ کے نکاح میں دیتا۔ (سبحان اللہ)
>
> اور حضرت زبیرؓ کی شادی سیدہ اسماءؓ سے ہوئی۔

Lala Khan

"المبسوط للطوسی، جلد: ۴، صفحہ: ۱۵۹"

ہم نہیں سمجھتے کہ شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد الحسین الطوسی کی اس معتبر ترین گواہی کے بعد بھی کسی ایسی گواہی کی ضرورت ہے کہ ایسا گھناؤنا الزام سیدنا صدیق اکبرؓ کی بیٹی پر لگایا جائے۔ شیخ الطائفہ نے تو قصہ ہی تمام کر دیا، ایک ہی پیراگراف میں ایک طرف رسول خداؐ کی اولاد کا دفاع کرتے ہوئے، ان خوارج کے منہ پر طمانچہ مارا جو رسول خداؐ کی اولاد کو کسی غیر کی اولاد گردانتے ہیں، اور دوسری طرف اسی پیراگراف میں ہی صدیق اکبرؓ کی بیٹی کا دفاع کرتے ہوئے انکی شادی کا ذکر بھی کر دیا۔

"اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں"

سیدہ اسماءؓ ذات النطاقین پر رافضی ملعونوں کے ایک الزام کا جواب

"حضرت اسماءؓ مکہ میں بالکل ابتداء میں ہی حلقہ بگوش اسلام ہو گئی تھیں، ابن اسحاق کے بقول سترہ افراد کے بعد۔ اور حضرت زبیرؓ بن العوام نے ان سے نکاح کیا تھا۔"

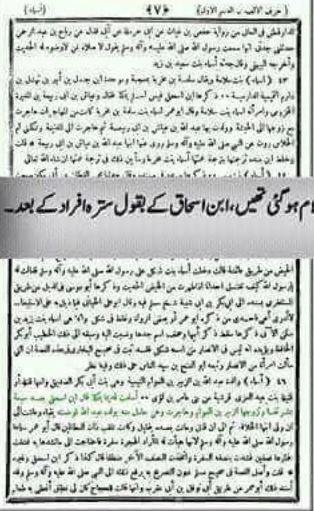

[حرف الألف ـ القسم الأول]   ﴿ ٧ ﴾   (أسماء)

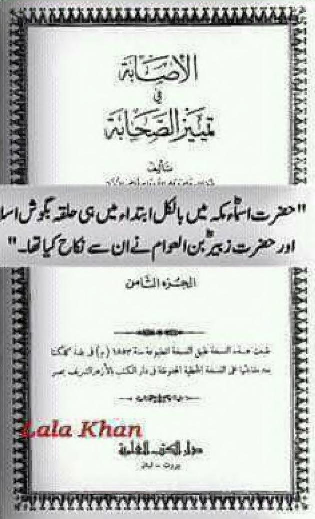

الإصابة
في
تمييز الصحابة

تأليف

الجزء الثامن

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

Lala Khan